49000 ـ فرض اورواجب روزہ دار کے لیے بغیرعذر کے روزہ توڑنا جائز نہیں

سوال

اگرکسی نے قضاء کا روزہ رکھا ہواور کسی رشتہ دار کوملنے جائے اوراسے کھانے کی دعوت دی جائے توکیا اسے دعوت قبول کرکے کھانے میں گناہ ہوگا اورکیا وہ یہ روزہ دوبارہ رکھے گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب کسی شخص نے فرضی اورواجب روزہ رکھا تو اس کے لیے بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ افطار کرنا جائز نہیں ، اگر تو روزہ توڑ دے تو اس روزکے بدلے میں اسے قضاء کرنا ہوگی ۔

ابن المفلح رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب " الفروع " میں کہتے ہیں :

واجب روزہ دار کے لیے روزہ توڑنا حرام ہے ۔ اھـ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک عورت نے قضاء کا روزہ رکھا تواس کے پاس کچھ مہمان آگئے توبطور مجاملہ اورخاطر تواضع اس نے بھی روزہ افطار کرلیا ، کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

یہ قضاء اگر تو فرضي اورواجب روزے کی تھی مثلا رمضان کی قضاء توکسی کے لیے بھی بغیر ضرورت کے لی روزہ افطار کرنا جائز نہیں ، اورصرف مہمان آنے کی وجہ سے ہی روزہ توڑ دینا حرام ہے اورجائز نہیں ۔

اس لیے کہ شرعی قاعدہ ہے : جوکوئي بھی کسی واجب کام کی ابتداء کردے اسے مکمل کرنا واجب ہے ، لیکن اگرکوئي شرعی عذر درپیش آجائے توپھر نہیں ۔

لیکن اگر یہ قضاء نفلی روزے کی ہے توپھر اس پرمکمل کرنا لازم نہیں ، اس لیے کہ یہ واجب نہیں تھا ۔

دیکھیں فتاوی الصیام صفحہ نمبر (452) ۔

اورایک دوسری جگہ پر شیخ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب کوئي شخص واجب روزہ کی ابتداء کرے مثلا رمضان یا پھر قسم کاکفارہ ، یا حج میں محرم کے حلال ہونے سے قبل سرمنڈانے کے فدیہ کے روزے کی قضاء یا اسی طرح کوئي واجب روزہ رکھ لیا تو وہ بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ نہیں توڑ سکتا ۔

اوراسی طرح ہر وہ شخص جس نے کوئي واجب کام شروع کردیا تواس پر لازم ہے کہ وہ اسے مکمل کرے اس کا بغیر کسی شرعی عذر کے توڑنا حلال نہیں۔

دیکھیں : فتاوی الصیام لابن عثیمین رحمہ اللہ صفحہ نمبر (451) ۔

واللہ اعلم .